بیٹا اپنے والد کا جنازہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری

فتوی نمبر: WAT-2860

تاریخ اجراء: 29 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ /06 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا بیٹا والد کا جنازہ پڑھا سکتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پڑھا سکتا ہے جبکہ شرعاً کوئی خرابی نہ ہو۔ اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر محلے کا امام ولی سے افضل ہو تو بہتر ہے کہ اس سے جنازہ پڑھوایا جائے، لیکن ولی نے اگر اس سے نہ پڑھوایا، کسی اور سے پڑھوا دیا تو کوئی گناہ نہیں۔

اور میت کے ولی کے حوالے سے وضاحت یہ ہے کہ اگر میت کا باپ موجود ہو تو اسے زیادہ حق ہے جنازہ پڑھانے کا، اور اسے یہ بھی حق ہے کہ میت کے بیٹے سے پڑھوا دے یا کسی اور سے پڑھوا دے۔ اور اگر میت کا بیٹا عالم ہو اور باپ جاہل تو اس صورت میں بیٹے کو زیادہ حق ہے جنازہ پڑھانے کا۔

امامِ محلہ کے ولی پر مقدم ہونے کے متعلق در مختار میں ہے "تقديم إمام الحي مندوب فقط بشرط أن يكون أفضل من الولي، وإلا فالولي أولى كما في المجتبى وشرح المجمع للمصنف" ترجمہ: محلہ کے امام کا ولی پر مقدم ہونا مستحب ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ ولی سے افضل ہو ورنہ ولی اولی ہو گا، اسی طرح مجتبی میں اور مصنف کی شرحِ مجمع میں ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد2، صفحہ 220، دار الفکر، بیروت)

جد الممتار میں ہے "ان الحق انما ھو للولی و انما یستحب تقدیم امام الحی لاجل التعلیل المذکور فاذا فاتت العلة فلیفت المعلول" ترجمہ: نمازِ جنازہ میں امامت، ولی کا حق ہے البتہ محلے کے امام کے لئے تقدم مذکورہ علت کے سبب مستحب ہے اور جب علت فوت ہو گئی تو معلول بھی فوت ہو جائے گا۔ (جد الممتار، جلد3، باب صلاۃ الجنازۃ، حاشیہ 1845، صفحہ 662، مکتبۃ المدینہ)

بہارِ شریعت میں ہے "نمازِ جنازہ میں امامت کا حق بادشاہِ اسلام کو ہے، پھر قاضی، پھر امامِ جمعہ، پھر امامِ محلہ، پھر ولی کو، امامِ محلہ کا ولی پر تقدم بطورِ استحباب ہے اور یہ بھی اُس وقت کے ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ836، مکتبۃ المدینہ)

بیٹے اور باپ میں نمازِ جنازہ کا زیادہ حقدار کون ہے، اس کے متعلق درِ مختار میں ہے: "الولي بترتيب عصوبة الإنكاح إلا الأب فيقدم على الابن اتفاقا إلا أن يكون عالما والأب جاهلا فالابن أولى" ترجمہ: نمازِ جنازہ میں امامت کے لئے ولی کی ترتیب، نکاح میں عصبہ کی ترتیب کے اعتبار سے ہے البتہ یہاں باپ کو بیٹے پر تقدم حاصل ہے مگر یہ کہ بیٹا عالم ہو اور باپ علم سے محروم ہو تو اب بیٹا اولیٰ ہوگا۔ (درِ مختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ220، دار الفکر، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے "ولی سے مراد میّت کے عصبہ ہیں اور نماز پڑھانے میں اولیا کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ نمازِ جنازہ میں میّت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر، البتہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نمازِ جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے۔۔۔۔ میّت کے ولی اقرب اور ولی ابعد دونوں موجود ہیں تو ولی اقرب کو اختیار ہے کہ ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوا دے ابعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ836، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net